وحدتِ زبان
یا
وحدتِ ادیان

الحق کے حالیہ شمارہ میں "عالمی زبان" کے عنوان پر محترم مصطفٰی عباسی کا ایک مضمون نظر سے گذرا ہے۔ مدیر الحق کیطرف سے اس عنوان لکھنے کی دعوت بھی ساتھ ساتھ تحریر ہے۔

لسانیات کا میں طالب علم نہیں ہوں اس لئے اس پر ایسا مضمون جو کہ جامع اور مانع ہو تحریر میں لانے کا خیال نہیں رکھتا۔ البتہ موصوف کے مضمون سے جو میرے قلب پر تاثر وارد ہوا ہے۔ اس سے متعلق مختصراً عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

محترم مصطفٰی عباسی کا جذبہ ہے کہ وحدتِ زبان کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ ترجمان کی ضرورت ہی نہ پڑے، میں سمجھتا ہوں یہ جذبہ اپنی جگہ پہ کتنا ہی صحیح کیوں نہ ہو، مگر عملاً اس کا نتیجہ صفر ہے۔ کیونکہ تخلیق آدم سے اب تک وحدتِ زبان کی مثال ناپید ہے۔ ہمیشہ ہر دور میں جب بھی اس طرح کی ضرورت پڑی تو ترجمان سے کام لیا گیا، جیسا کہ آج بھی یہ معمول باقی ہے، اور تا قیامت ضرورت اسکی متقاضی ہے۔ کہ یہ معمول رہ جائے۔

اگر محترم عباسی صاحب کی تجویز پر عربی زبان کو نئے قواعد کے تحت ترتیب دیکر اسپرانتو کیطرح آسان تر بنایا جائے تو بھی یہ زبان ایک حد تک عوامی تو بن جائے گی مگر عالمی بہرصورت نہیں بن سکے گی۔ اور پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ عربی زبان کی اس نئی ترتیب سے جو خاکہ محترم عباسی صاحب نے تحریر کیا ہے یہ زبان عالمی بایں معنیٰ بن سکے گی کہ ہر ہر فرد آسانی سے اسکو بول چال میں لا سکے گا۔ یا پھر بھی مخصوص لوگ ہی بول سکیں گے۔

پہلی شکل ناممکن ہے، اور دوسری شکل سے عربی عالمی زبان نہ بن سکے گی۔ اس لئے عربی کو کسی بھی شکل میں ڈھالا جائے، مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک اس کا عالمی زبان بننا ممکن ہے۔ یہ وہ عربی زبان ہے جسکی لغت بے مثل، قواعد بے نظیر، اور فصاحت و بلاغت مسلم ہے۔

اور کوئی بھی زبان عربی زبان کا مقابلہ تو درکنار اسکی لونڈی بننے کی صلاحیت بھی نہیں رکھتی، تو فرمایئے اس حالت میں اور کونسی زبان ہے، جو عالمی زبان کا تمغہ حاصل کر سکے۔

ہاں یہ ضرور ہے کہ عالمی سے مراد اگر کل اضافی ہے تو لامحالہ سب سے بہتر اور سب سے مفید تر عربی زبان ہے، بلکہ پورے عالم کیلئے بھی محور اور مرکز کی حیثیت یہی عربی زبان ہی ہے، غالباً یہی نکتہ ہے کہ عالمی پیغمبر کو عرب میں بھیجا گیا اور عالمی دین کو یعنی قرآن پاک کو عربی زبان میں اتارا گیا۔ چنانچہ پوری دنیا میں اس عربی قرآن پاک کی تفاسیر تمام زبانوں میں پائی جاتی ہیں۔ عربی زبان اپنی وسعت اور مرکزیت کے باعث تمام زبانوں کے لئے کھلا ہوا چیلنج ہے جسکا جواب تو درکنار اس چیلنج کو قبول کرنا بھی دل گردے کا کام ہے۔ تو کم از کم مسلم ممالک کا فرض ہے کہ اپنے ممالک کی سرکاری زبان عربی ہی کو قرار دیں۔ اور تمام تعلیمی اداروں میں عربی زبان کو لازمی مضمون قرار دیں۔ جبکہ انگریزی کو تعلیمی اداروں میں اختیاری مضمون ٹھہرائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ زبان کے مسئلہ میں وحدت زبان کی اتنی ضرورت نہیں ہے، جتنا کہ وحدت ادیان کی ضرورت ہے۔ کیونکہ تضاد و اختلاف کا موجب ہمیشہ نظریات کا اختلاف ہوتا ہے۔ اگر نظریہ میں وحدت پائی جائے تو پھر سکون و اطمینان کی دولت میسر آجاتی ہے۔ سو وہ نظریۂ اسلام ہے۔ خدا کرے ہم اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اسے اپنا کر دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

(مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی۔ بہاولپور)

اشرف اکیڈمی لاہور

بیادگار حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

حضرات اکابر دیوبند اور دیگر علماء و اکابرین امت کی قدیم و جدید تصانیف اور ہر قسم کی درسی اور غیر درسی کتب کیلئے یاد رکھیئے۔ آرڈر کے ساتھ نصف قیمت پیشگی ضروری ہے۔

محصول ڈاک بذمہ خریدار

اشرف اکیڈمی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور